رسولوں کے آنے کے متعلق، اللہ تعالے نے کیا فرمایا ھے ؟

میری پیاری قوم کے لوگو! میرے پیارے بھائیو اور بہنو! اللہ تبارک وتعالے نے قرآنِ مجید میں نہایت وضاحت اور تاکید کیساتھ یہ ھدایات بیان فرمائی ہوئی ھیں۔ کہ میرے بھیجے ہوئے (رسول) پیغام پہنچانے والے انسان۔ ہمیشہ اور ہر ایک زمانے میں ۔ اپنی اپنی قوموں میں مبعوث ہوتے رھیں گے۔ پھر اِس ھدایت کے مضمون کو کئی آیات میں بار بار دُہرایا ھے۔ اور ہر زاویے سے اِسی ھدایت کو واضح بھی کیا ھے۔ تاکہ قرآنِ مجید سے ھدایت پر عمل کرنے والوں کو۔ اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے رسولوں کے آتے رھنے کے متعلق کسی شک یاشبہ کی گنجائش نہ رھے۔ اللہ تعالے نے اپنے تمام نبیوں سے پکا عہد لیا۔ اور پھر اُس عہد کا اِقرار بھی کروایا کہ۔ جب بھی کبھی میرا بھیجا ہوا کوئی بھی شخص (رسول)۔ تمہاری قوم یا اُمّت کے پاس آئے۔ تو اُس کو مان لینا ۔ اور اُس کی مدد بھی کرنا ۔ لیکن پھر بھی مکار شیطان: مختلف حیلوں اور بہانوں کے ذریعے ۔ اکثر انبیاء کی قوموں (امّتوں) سے۔ اُن قوموں میں آنے والے نئے رسولوں کا انکار (تکذیب) کرواتا رھا ۔ چونکہ قرآنِ مجید پر عمل کرنے والی قوموں سے۔ اللہ تعالے کے آئندہ آنے والے رسولوں کا انکار کروانا ناممکن ھے۔ لہذا۔ شیطان نے ہمارے اکثر علماء کو قرآنِ کریم کی تعلیم سے دور کروایا، پھر اُن علماء کے دِلوں میں نظریہءِ ختمِ نبوت داخل کرنے میں کامیاب ہوگیا ۔ پھر اس نظریہ کے ہتھیار کو استعمال کرکے ۔ ہماری قوم سے اللہ تعالے کے رسولوں کے آنے (مبعوث ہونے) سے بھی پہلے۔ اُن رسولوں کا انکار کروانے میں کامیاب ہوگیا۔

کسی بھی قوم پر اللہ تعالے کا عذاب نازل ھونے کی واحد وجہ۔ اللہ تعالے کے رسولوں کا انکار یا تکذیب ھے۔ لیکن جو قومیں: اللہ تعالے کے رسولوں کے آنے (پہنچنے) سے پہلے ہی اُن رسولوں کا انکار کردیں۔ یا ایسا عقیدہ رکھتی ہوں۔ کہ اب، آئندہ کوئی رسول نہیں آسکتا ۔ تو ایسی قومیں گویا۔ اللہ تعالے کو یہ کہہ رہی ہوتی ھیں۔ کہ اے اللہ ! ہمارا قومی فیصلہ ھے کہ۔ اب آپ (اللہ تعالے) کی طرف سے کوئی رسول ہماری طرف نہیں آسکتا ۔ لہذا؛ اگر آپ نے آئندہ کسی بھی رسول کو ہماری اِصلاح کیلئے بھیجا۔ تو ہم اُس کو نہیں مانیں گے۔ اگرچہ ہم میں سے اکثر کو یہ علم نہیں ھے کہ آپ نے قرآن میں کیا کہا ہوا ھے۔ اگرچہ ہم میں سے اکثر لوگ قرآن کی آیات پر غور وفکر (تدبر) نہیں کرتے۔ لیکن پھر بھی ۔ اگر آپ نے کسی کو ہمیں قرآن میں لکھے ہوئے احکام سمجھانے کیلئے بھیجا۔ تو ہماری قوم کی طرف سے صاف جواب ھے کہ ہم کِسی بھی انسان کو آپ کا بھیجا ھوا (رسول) نہیں مانیں گے ۔ اللہ تعالے کو یہ بات کہنا۔ کھلی کھلی بغاوت ھے۔ لہذا۔ ایسی قوموں پر اللہ تعالے کا عذاب بھی ذلت، اھانت، تکالیف، بیماریوں، اور اذیتوں میں بتدریج بڑھنے والا ہوتا ھے۔ جیسے کہ بنی اسرآئیل کی قوم پر کئی سو سال تک۔ عذاب کی حالت رھی تھی کیونکہ بنی اسرآئیل کی قوم نے حضرت یوسؑف کے بعد ختمِ نبوت جیسا عقیدہ اپنا لیا تھا (الغافر: سورۃ نمبر ۴۰۔ آیت نمبر ۳۴) ۔ بنی اسرآئیل کی قوم کی ذلت، عسرت اور غلامی کی حالت صرف تب تبدیل ہوئی تھی ۔ جب بنی اسرآئیل نے اللہ کے بھیجے ہوئے حضرت موسٰیؑ کو اللہ تعالے کا بھیجا ہوا مان لیا تھا۔ عین اُسی طرح سے ۔ موجودہ زمانے میں، ہماری پاکستانی قوم پر بھی۔ عقیدہ ختمِ نبوت کی وجہ سے ویسا ھی عذابِ الٰہی نازل ہوا ہوا ھے ۔ اللہ تعالے میری قوم کو ختمِ نبوت کے عقیدے سے توبہ کرنے۔ اور قرآنِ مجید کی ھدایات کو سمجھنے اور اُن پر عمل کرنے کی توفیق عطا کریں ۔ آمین ۔

اللہ تعالے کے اپنے پاس موجود ہونے کا یقین ذھن میں لائیں۔ پھر ۔ اللہ تعالے کی پناہ اور مدد کی دُعا کرلیں۔ تا کہ اللہ تعالے آپ کے دِلوں کو مندرجہ ذیل آیات کو سمجھنے کیلئے نور اور عرفان عطا فرمائے ، اور شیطان کی مداخلت اور وسوسوں سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین ۔ اب توجہ سے دیکھیں: کہ اللہ تعالے نے قرآنِ مجید میں۔ اپنے رسولوں کے بھیجنے کے متعلق کیا بیان فرمایا ہوا ھے ؟ انشاءاللہ تعالے ۔ آپ خود مندرجہ ذیل آیات کے غلط العام ترجموں، غلط مفہوم اور غلط تشریحات کی غلطیاں۔ پہچان لیں گے۔ حتی الوسع ، اللہ تعالے کا اپنے پاس موجود ھونے کا تصور قائم رکھیں اور مندرجہ ذیل آیت پر تدبر فرمائیں:

Surah: Al-A’raaf Chapter 7: Verse 35

يَابَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي ۙ فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٣٥﴾

محمد جوناگڑھی [7:35]	علامہ جوادی [7:35]	محمد حسین نجفی [7:35]
اے اولاد آدم! اگر تمہارے پاس پیغمبر آئیں جو تم ہی میں سے ہوں جو میرے احکام تم سے بیان کریں تو جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور درستی کرے سو ان لوگوں پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔	اے اولاد آدم جب بھی تم میں سے ہمارے پیغمبر تمہارے پاس آئیں گے اور ہماری آیتوں کو بیان کریں گے تو جو بھی تقویٰ اختیار کرے گا اور اپنی اصلاح کرلے گا اس کے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ ہو گا ۔	اے اولادِ آدم اگر تمہارے پاس تم ہی سے میرے کچھ رسول آئیں جو تمہیں میری آیات پڑھ کر سنائیں (اور میرے احکام تم تک پہنچائیں) تو جو شخص پرہیز گاری اختیار کرے گا۔ اور اپنی اصلاح کرے گا۔ ان کے لئے نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اے میری قوم کے سچائی کو تسلیم کرنے والے لوگو! اِس آیت کے الفاظ پر تدبر کریں۔ اپنے مالک وخالق اللہ تعالے کو حکیم اور خبیر مان لینے کے بعد اللہ تعالے کی آیات کی ایسی غلط تشریح قبول نہ کرو۔ جِس سے ایسے لگے کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالے کی عقل ناقص ھے (نعوذ باللہ)۔ صاف اور واضح ھدایت (فرمان) ھے کہ: اے اِس آیت کو پڑھنے والے مومنو! چاھے تم جس کسی بھی۔ ملک، قوم، زمانے میں ہو! اگر (جب کبھی) میرے ایسے رسول تمہارے پاس آئیں ، جو کہ تمہارے اپنے ہی علاقے، قوم، ملک میں سے ہوں۔ اور میری آیات (باتیں) سیاق وسباق کے ساتھ تمہارے لئے بیان کریں۔ تو تم میں سے جو جو لوگ۔ اُن رسولوں کی لائی ہوئی ھدایات کو مان کر۔ اپنی اصلاح کرلیں گے۔ تو میں (یعنی اللہ تعالے) وعدہ کرتا ہوں۔ اُن تمام ماننے والوں کو نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وُہ ماننے والے کبھی غمگین ہونگے۔

واضح ھو! کہ اِس آیت میں جِس خوف اور جِس غم کے نہ ہونے کا ذکر ھے۔ وُہ خوف یہ ھے کہ کہیں میں نے جھوٹے رسول کو تو نہیں مان لیا؟ اور جِس غم کا یہاں ذکر ھے وُہ بھی جھوٹے رسول کو ماننے کا غم ھے۔ اگر کسی نے رسول ہونے کا افتراء کیا ہو گا۔ تو۔ اُس کے افتراء کرنے کی سزاء اُس مفتری کو ملے گی، مان لینے والے کو قطعاً کوئی سزاء یا نقصان نہیں پہنچے گا۔ اِس مبارک آیت میں۔ آئندہ آنے والے رسولوں کو مان لینے والوں کو ۔

اللہ تعالے کی طرف سے یہ گارنٹی دی گئی ھے۔ کہ جو کوئی بھی میرے احترام (تقوہ) کی وجہ سے (اِس آیت کی اتباع کرتے ھوئے) کسی ایسے انسان کو میرا بھیجا ہوا (رسول) مان لے گا۔ جو اُس کے پاس پہنچ کر میری آیات کے حوالے بیان کرے۔ تو چاھے رسول (بھیجاہوا) ہونے کا دعوہ کرنے والا جھوٹا بھی ھو۔ تب بھی۔ اللہ تعالے کے تقوہ کی وجہ سے اُس دعویدار کو مان لینے والے پر قطعاً کوئی الزام نہیں ھو گا۔ نہ ہی کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی کوئی غم۔ اللہ تعالے کے دیے ھوئے، دِل، آنکھیں اور کان جب کسی رسول کی سچائی کی گواھی دے دیں۔ تو اِس آیت کے مطابق۔ اُس رسول (اللہ کا بھیجاہوا) کو بے خوف وخطر مان لینے کی ھدایت ھے۔

شیطان الرجیم۔ ازل ہی سے بنی آدم کو اللہ تعالے کی ھدایات (احکام) کے برخلاف عمل کرنے پر آمادہ کرتا رھا ھے۔ شیطان ہمیشہ سے کوشش کرتا آیا ھے کہ بنی نوعِ انسان کو۔ اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے رسولوں کو قبول کرنے سے روک دے۔ اکثر گذشتہ قوموں کے سرکردہ افراد (لیڈرز) کو شیطان۔ دھوکا دینے میں کامیاب ہوتا رھا کہ اُن کے دِلوں میں یہ خوف پیدا کر دیتا تھا کہ پتہ نہیں کہ اِس انسان کو واقعی اللہ تعالے نے بھیجا ھے۔ یا۔ یہ انسان، جھوٹا دعوہ کر رھا ھے؟ اِس آیت (7:35) میں اللہ تعالے نے شیطان کے اُس ہتھکنڈے (مکر) کا یہ علاج لکھ دیا۔ کہ نئے آنے والے رسول کو۔ تقوہ کی بنیاد پر مان لینے والوں کیلئے۔ یقینی وعدہ بیان فرمادیا کہ آنے والے رسول کو مان کر اپنی اصلاح کر لینے والوں کو کوئی خوف اور پچھتاوا (حُزن) نہیں ھو گا۔ مکار شیطان کو سمجھ آگئی ہوگی کہ اِس آیت (7:35) کی موجودگی میں تو۔ اللہ تعالے کی طرف سے آنے والے۔ نئے رسولوں کا انکار (تکذیب) کروانا بہت مشکل ہو جائے گا۔

شیطان کے اختیار میں یہ نہیں تھا کہ۔ اللہ تعالے کی آیات کو تبدیل یا تحویل یا منسوخ کروا سکے۔ مگر شیطان کیلئے۔ اِس آیت (7:35) کا قرآنِ مجید میں موجود ھونا۔ ناقابلِ برداشت تھا۔ شیطان کو علم تھا کہ اگر قرآن کو ماننے والے انسانوں کو۔ اللہ تعالے کی اِس آیت کا حقیقی علم ھو گیا۔ تو بہت سارے انسان اللہ تعالے کے ہر ایک رسول کو ماننے لگ جائیں گے۔ اور اللہ تعالے کی رحمتوں اور فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں گے۔ لہذا۔ اُس (شیطان) نے ہمارے کئی علماء کے دِلوں میں۔ ایسے غلط وسوسے ڈال دیے (مثلاً: اِس آیت کا اِطلاق تو گذشتہ زمانے کی قوموں پر ھوتا ھے۔ یہ آیت تو بنی آدم کے لئے ھے۔ اِس میں مسلمانوں کو مخاطب نہیں کیا گیا) تاکہ مسلمان قوموں کو یہ فریب دے سکے کہ اگرچہ یہ آیت قرآن میں موجود ھے مگر قرآن پڑھنے والوں (مسلمانوں) پر اِس آیت میں لکھا ہوا حکم اور ھدایت لاگو نہیں ھے۔ .... (استغفر اللہ ربّی)۔

میری پیاری قوم کے لوگو! اِس آیت (7:35) میں حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کے بعد آنے والے رسولوں کو۔ مان لینے کا حکم اور ھدایت ھے۔ اللہ تعالے کی یہ آیت قرآنِ مجید میں بیان ہوئی ھے۔ لہذا۔ اِس آیت میں بیان شدہ ھدایت (حکم، فرمان) بھی اُن انسانوں کے لئے ہی ھے جو قرآنِ مجید کو اللہ تعالے کا کلام مانتے ہیں۔ ہم سب بھی بنی آدم ہیں۔ اور اللہ تعالے نے یہاں بنی آدم کو مخاطب کر کے مسلمانوں کو یہ ھدایت دی ھے کہ نہ صرف مسلمان قوموں میں رسول آئیں گے۔ بلکہ تمام بنی آدم۔ یعنی دوسرے مذاھب میں بھی۔ اللہ تعالے کے رسول آتے رہیں گے۔

ہر ایک انسان۔جو قرآنِ مجید کو اللہ تعالے کا کلام تسلیم کرتا ھے ۔لازماً حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کو اللہ تعالے کا رسول بھی مانتا ھے ۔ سوچنے کی بات ھے کہ اللہ تعالے۔اِس آیت (7:35) میں جِن لوگوں کو یہ حکم (ھدایت) دے رھے ہیں، وُہ سب لوگ تو حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کو اللہ تعالے کا رسول پہلے ہی مانتے ہیں ۔عاقل و دانا اللہ تعالے۔اُن لوگوں کو۔دوبارہ۔محمد مصطفٰے ﷺ کو ہی اللہ کا رسول مان لینے کی ھدایت کیوں فرمائیں گے۔یہ بھی غور فرمائیں کہ:

(1)۔ اِس آیت میں مذکورہ رسولوں کیلیئے۔(جمع کا صیغہ) استعمال فرمایا ھے۔لہذا یہ آیت ایک سے زیادہ رسولوں کے متعلق ھے ۔
(2)۔ یہ بھی ذھن میں رکھیں کہ اِسی آیت میں إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ بھی لکھا ہوا ہے۔لہذا یہ رسول آئندہ زمانے میں پہنچنے چاہئیں۔
(3)۔ اور اُن کی یہ ضروری نشانی بھی یہ بتلائی ھے کہ وُہ رسول يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي بھی کریں گے۔اللہ کی آیات بیان کریں گے۔

خدا کے واسطے ذرا سوچو!!! کیا آجکل کے زمانے میں یہ تینوں شرائط حضرت محمد مصطفٰے ﷺ پر صادق آتی ھیں ؟ کیا حضرت محمد مصطفٰے ﷺ ۔ ہر ایک ملک اور قوم (مثلاً پنجابی، چینی، ایرانی....وغیرہ) کے لوگوں کے پاس ۔ذاتی طور پر پہنچ کر۔اُن کو اللہ کی آیات سناتے ہیں؟ خدا کیلیئے اپنے دِل، دماغ اور عقل کے ساتھ سوچیں!

اِس آیت (7:35) میں جو مِّنكُمْ کا لفظ ھے، یہ لفظ بھی اِس آیت کا حصہ ھے۔اللہ تعالے نے چین میں چینی، پنجاب میں پنجابی، بنگال میں بنگالی ....رسولوں کے پہنچنے کی بات فرمائی ھے۔کیونکہ مِّنكُمْ ہونے کیلیئے اُسی قوم کا فرد ہونا ضروری ھے۔اپنے دِلوں میں اِس آیت کی حُرمت قائم رکھنے کیلیئے آپ کا دینی اور اخلاقی فرض ھے کہ اپنے اپنے علماء سے پوچھیں ! ۔کہ۔یہ آیت (7:35) کِن رسولوں کے آنے کے بارے میں ھے؟ اللہ تعالے نے اِس آیت میں مِّنكُمْ کا لفظ استعمال فرمایا ھے۔ سوال پیدا ہوتا ھے کسی بھی ایک ملک اور قوم میں مبعوث ہونے والا رسول، دُوسری قوموں کیلیئے مِّنكُمْ (یعنی اُن کے اپنے ھی لوگوں میں سے) ہونا کیسے ممکن ھے؟ ایک رسول صرف ایک ہی قوم کیلیئے اُس قوم کے اپنے لوگوں میں سے کہا جا سکتا ھے۔لہذا اِس آیت میں۔ہر قوم میں علیحدہ علیحدہ رسولوں کی پیشگی اطلاع (ھدایت) فرمائی ھے۔سوچیں!

اللہ تعالے کی یہ آیت آج بھی سچ اور قابلِ عمل ھے۔قرآنِ مجید کے پڑھنے والے اور ماننے والے انسانوں کیلیئے۔آج بھی یہی ھدایت ھے۔کہ جب کبھی بھی اللہ تعالے کے رسول جو اُن کی اپنی ہی قوم میں سے ہوں۔اور اللہ تعالے کی آیات (نشانوں کی باتیں) اُن کے پاس پہنچ کر بیان کریں۔تو اللہ کے تقوہ کو ملحوظ رکھ کر۔بِلا خوف اور فکر۔مان لیں اور اُن کی تعلیم کے مطابق اپنے نظریات و عقاید کی اصلاح بھی کر لینا۔اللہ تعالے کا وعدہ رسولوں کو مان لینے والوں کو۔نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ ھی کوئی غم ہو گا۔

اب اگلے صفحوں پر بیان کی ہوئی۔ قرآنِ مجید کی ایک اور آیت پر حتی المقدور غور و خوض اور تدبر کرتے ہیں ۔

Surah Al-Hadid Chapter 57 Verse 28

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٨﴾

جالندہری [57:28]	ابو الاعلیٰ مودودی [57:28]	Jama'at Ahmadiyya
مومنو! خدا سے ڈرو اور اس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت سے دگنا اجر عطا فرمائے گا اور تمہارے لئے روشنی کر دے گا جس میں چلو گے اور تم کو بخش دے گا۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے	اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ، اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ عطا فرمائے گا اور تمہیں وہ نور بخشے گا جس کی روشنی میں تم چلو گے، اور تمہارے قصور معاف کر دے گا، اللہ بڑا معاف کرنے والا اور مہربان ہے	[57:29] اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت میں سے دُہرا حصہ دے گا اور تمہیں ایک نور عطا کرے گا جس کے ساتھ تم چلو گے اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اے میری قوم کے لوگو، جو اللہ تعالے کے کلام کو غلطیوں سے پاک یقین کرتے ہو! اِس مقدس آیت (57:28) کے اندر بیان کئے ہوئے وعدے (فرمان) پر توجہ کے ساتھ تدبر کرو! ہمارے عظیم الشان، حکیم و علیم اللہ تعالے نے کِس قدر عمدگی اور فصاحت اور اختصار کے ساتھ وعدہ بیان فرمایا ھے۔ شاندار حکمت کے ساتھ اِس وعدے کے ذریعے۔ حضرت محمد مصطفٰے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے بعد۔ آنے والے رسولوں کو مان لینے کی ھدایت بھی فرمادی۔ اور ایسے ثبوت بھی فراہم کر دیے کہ صاف ثابت ھو جائے کہ یہ آیت (ھدایت) حضرت محمد مصطفٰے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے زمانے کے بعد۔ آنے والے رسولوں کیلئے ہی ھے۔ دیکھیں! اِس آیت میں اللہ تعالے نے، خصوصاً اُن لوگوں کو مخاطب کیا ھے۔ جو کہ محمد مصطفٰے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو پہلے ہی رسول مانتے ہیں، اور قرآنِ مجید کو بھی مانتے ہیں۔ تب ہی تو۔ اُن کو يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا کہا ھے ! ۔ گویا۔ اِس آیت میں اللہ تعالے نے مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا ھے کہ اے مومنو! (تمہاری زندگی میں)۔ جب بھی اور جسے بھی، میں بھیجوں ۔ تو۔ میرے تقوے کی وجہ سے۔ تُم، میرے اُس بھیجے ہوئے کو مان لینا ۔ اور چونکہ یہ آیت قرآنِ مجید میں ھے لہذا! جب تک قرآنِ مجید قابلِ عمل ھے تب تک یہ آیت بھی قابلِ عمل ھے۔ .... پچھلے صفحات پر بیان کی ہوئی آیت (7:35) کی تشریح کو بھی ذھن میں رکھیں، اُسکا مضمون بھی یہی ھے۔

اِس آیت میں یہ پیغام ھے کہ اے مومنو! جب بھی سُنو ۔ یا جب تمہیں کسی طرح علم ہو جائے کہ۔ تمہاری اپنی قوم میں سے کوئی شخص اعلان کر رہا ھے کہ۔ اللہ تعالے نے اُسے کچھ پیغام (فرقان۔ یعنی فرق دکھلانے والا علم) دیا ھے۔ تا کہ وُہ اپنی قوم کے لوگوں کو یہ پیغام اور یہ نیا علم (فُرقان) وضاحت کے ساتھ بیان کرے۔ تو اے مومنو! تم اُس (اللہ کے بھیجے ہوئے) کو مان لینا ۔ اگر تم مان لوگے تو پھر میں (اللہ تعالے) دونوں ہاتھوں سے رحمتیں دُونگا۔ تمہارے لئے خاص نور بنا کر تمہیں عطا کرونگا۔ اور تمہاری غلطیوں، کمزوریوں، کوتاھیوں کو ڈھانپ لونگا۔

میری قوم کے باشعور لوگو! دیکھو کہ ہمارے حکیم و علیم اللہ تعالے نے۔ اِس آیت (57:28) میں فرمائے ہوئے پیغام (ھدایت، معاھدے) کے اندر ھی، اِس آیت کی صحیح تفہیم کیلئے کیسا (مدلل، آسان فہم) پیمانہ بھی عطا کر دیا ہوا ھے ۔ تا کہ اگر کوئی مومن (نادانی سے) اِس آیت کے غلط معنیٰ یا

غلط تفہیم کر بیٹھے۔ تو اُسے بآسانی پتہ چل جائے۔ کہ اِس آیت میں بیان فرمودہ۔ اللہ تعالے کا فرمان (معاہدہ) حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کے بعد نئے آنے والے رسولوں کو مان لینے کے بارے میں ھے ۔ حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کو مان لینے کے متعلق قطعاً نہیں ھے۔ ملاحظہ فرمائیں::-

Terms of Contract آیت (57:28) میں بیان فرمائی ھوئی۔ شرائطِ معاہدہ	
مومنوں کے ذُمّے۔ کرنے والے کام	اللہ تعالے کے ذُمّے ۔ اُن کاموں کا اجر (انعامات)
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ اے مومنو! یہ دو کام کرو؛ (1)۔ اللہ کا تقوہ اختیار کرو۔ اور (2)۔ اُس کے (اللہ تعالے کے) رسول پر ایمان لے آؤ۔ **نوٹ** : تقوہ کی یا ایمان کی ۔ قِسم، معیار یا مقدار شرائط میں نہیں ھے ۔	يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ اللہ تعالے تمہیں مندرجہ ذیل، تین اجر دے گا؛ (1)۔ اپنی رحمت میں سے دُگنی (دو ہاتھوں سے) رحمتیں دُونگا۔ (2)۔ تمہارے لئے خاص نور بنادونگا جس کے ساتھ تم چلو پھرو گے۔ (3)۔ تمہاری غلطیوں، گناھوں کو ڈھانپ لوں گا۔

اب اِس معاھدے پر غور فرمائیں! اور دیانت کے ساتھ سوچیں کہ۔ ہماری پاکستانی قوم کی بھاری اکثریت تو۔ حضرت محمد مصطفٰے ﷺ پر ایمان رکھتی ھے اور کسی نہ کسی حد تک، اللہ تعالے کا تقوہ (اللہ کی ناراضگی کا خوف) بھی رکھتی ھے ۔ لہذا۔ اگر اِس معاھدے میں حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کو ہی ماننے کی بات (شرط) تھی۔ تو پھر ہماری قوم نے تو اپنے ذُمّے دونوں کام کر دیے ہیں۔ لیکن۔ اللہ تعالے نے اِس آیت میں، جن تین انعامات کا وعدہ فرمایا تھا۔ اللہ تعالے نے ہماری قوم کو، وُہ انعامات (اجر) نہیں دیے؟ سوچیں !

اِس آیت (57:28) میں اللہ تعالے نے ۔ محمد مصطفٰے ﷺ کے بعد ۔ آنے والے رسولوں کو مان لینے کی بات کی ھے ۔ ہمارے علماء اور مذھبی راہنماؤں نے (غلطی سے) ہمیں یہ باور کروادیا۔ کہ محمد ﷺ کے بعد تو کوئی رسول آہی نہیں سکتا۔ جس غلطی کا نتیجہ یہ ھوا۔ کہ ہماری قوم نے اِس معاھدے میں بیان کئے ھوئے۔ اللہ تعالے کے کسی بھی رسول کو نہیں مانا۔ لہذا۔ اللہ تعالے نے اپنے بھیجے ہوئے (رسول) کو مان لینے والوں کے لئے جن انعامات (اجر) کا وعدہ کیا تھا۔ ہماری قوم ۔ اُن انعامات (اجر) کی حقدار ھی نہیں ھو سکی ۔

یہ بات ممکن نہیں ھے کہ اللہ تبارک وتعالے۔ معاھدہ کر چکنے کے بعد۔ معاھدے سے منحرف ھونے ھو جائیں۔ اِس آیت (57:28) میں بیان شدہ۔ معاھدہ ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ھے۔ صرف ایک ہی صورت ممکن ھو سکتی ھے۔ کہ اِس آیت میں اللہ تعالے نے جس رسول پر ایمان لانے کو فرمایا تھا۔ وُہ رسول محمد ﷺ نہیں تھے۔ بلکہ۔ آپ ﷺ کے بعد میں آنے والے مختلف رسولوں کی بات تھی۔

مسلمان قوموں کو اللہ تعالے کی رحمتوں، اللہ تعالے سے عطاہونے والے نور اور اللہ تعالے کی مغفرتوں سے محروم کرنے کے لئے ۔شیطان نے ھمارے علماء کو فریب دے کر۔ قرآنی اصطلاح خاتم النبیین کی ، غلط بلکہ حقیقی معنوں سے متضاد (اُلٹ) تفہیم اُن کے ذھنوں میں ڈال دی ۔ اگرچہ۔ نظریہ (ختمِ نبوت) ۔متعدد قرآنی آیات کا مخالف اور متضاد ھے ۔لیکن۔ پھر بھی مکار شیطان نے ہمارے بہت سارے علماء کو ایسے ایسے فریب دیے کہ ہمارے اُن علماء کو یہ نظریہ ایک عظیم نیکی (ثواب) نظر آنے لگا ۔افسوس! کہ ہمارے علماء نے۔ اللہ تعالے کی آیات اور ھدایات کو نظر انداز کرتے ھوئے۔اِس نظریہ ختمِ نبوت کو نیکی (ثواب) سمجھ لیا ۔اور پھر پوری قوم ہی شیطان کے اِس فریب میں آگئی ۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٢﴾ سورۃ الحج ۔آیت 52

یعنی۔ مکار شیطان تو۔ اللہ تعالے کے رسولوں اور انبیاء کے ذھنوں میں بھی۔ بعض باتیں یا خیالات۔ داخل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ھے ۔

ہماری قوم کی بد قسمتی یہ ہوئی کہ ۔ہمارے علماء نے اس نظریے کو اتنی بڑی نیکی سمجھ لیا کہ: اِس نظریہ ختم نبوت کو بچانے کے لئے ۔کئی بڑے بڑے گناہ بھی، ہمارے کئی علماء کو ۔ کارِ ثواب یا نیکی۔ دکھائی دینے لگ گئے ۔مثلاً۔ اللہ تعالے کی متعدد آیات کو دانستہ نظر انداز کرنا ، قرآنی آیات کے معنے اور مفہوم بدلا دینا ، اللہ تعالے کی آیات کو منسوخ قرار دینا ، جیسے قبیح جُرم بھی۔ اُن علماء کو۔ کارِ ثواب دکھائی دینے لگے۔

بلاشک وشبہ ۔اِس آیت (57:28) میں اللہ تعالے نے آئندہ آنے والے رسولوں کے ماننے (ایمان لانے) کی شرط کے ساتھ۔ مذکورہ تین قسم کے انعام (اجر) دینے کا وعدہ کیا ھے ۔لیکن ۔چونکہ اِس وعدے سے نظریہ ختم نبوت کی یقینی موت (نفی) ہو جاتی۔لہذا۔ ہماری قوم کے علماء نے ۔ اپنے محبوب نظریے کو بچانے کیلئے، اللہ تعالے کی اِس آیت کے معنی، مقصد، مفہوم۔ کو ایسے توڑ موڑ کر تبدیل کر دیا کہ جیسے (نعوذ باللہ) اِس آیت کے بیان کرنے میں اللہ تعالے سے کچھ نادانیاں (غلطیاں) ہو گئی ہیں۔ یا اللہ تعالے اِس معاھدے سے منحرف ہو گئے ہیں (نعوذ باللہ)۔

اے میری قوم کے لوگو! اپنی آنکھیں اور دِل کھول کر سوچو! اگر اِس آیت میں محمد ﷺ پر ایمان لانے کی ھی شرط ہوتی؟۔ تو تمام مسلمان قوموں پر مذکورہ تینوں انعامات (كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ)جاری رہنے ضروری تھے۔ مگر چونکہ محمد ﷺ پر ایمان لانے والی قوم کو۔ معاھدے کے باوجود یہ اجر (انعامات) نہیں دیے گئے۔ تو پھر یا تو۔ اللہ تعالے پر الزام آتا ھے کہ اللہ تعالے معاھدے سے منحرف ہو گئے یا پھر یہ ماننا پڑے گا کہ اِس معاھدے میں کسی ایسے رسول پر ایمان لانے کی بات تھی۔جس پر ہم ایمان نہیں لائے۔ لہذا ہماری قوم کو غلطی لگی ھو گی ۔اللہ تعالے نے وعدہ خلافی نہیں کی۔ اللہ تعالے کا معاھدہ ۔ محمد ﷺ کے بعد آنے والے رسول پر ایمان لانے کے لئے تھا ۔۔ ہمارے علماء پہلے خود شیطان کے دھوکے میں آگئے۔ اور پھر پوری قوم کو آئندہ آنے والے رسولوں کو مان لینے سے محروم کروادیا۔

ہمارے علماء نے نظریہ ختم نبوت کو بچانے کی خاطر۔ ہمارے مالک، ہمارے اللہ تعالے کے پاک کلام کو توڑ موڑ کر غلطی کی ھے۔ اور اللہ تعالے پر یہ الزام لگایا ھے کہ اِس آیت میں اللہ تعالے نے نادانی سے معاھدہ کر لیا تھا۔ کہ اے محمد ﷺ کو مان لینے والو۔ اگر تم محمد ﷺ کو مان لوگے۔ تو میں تمہیں یہ یہ تین انعام دونگا۔ پھر جب اللہ تعالے کو ہوش آیا کہ ... اُو... ھُو... یہ تو پہلے ہی اِس رسول پر ایمان لائے ہوئے ہیں۔ پھر اللہ تعالے اپنے وعدے سے منحرف ہوگئے ۔ (نعوذباللہ۔ نعوذباللہ۔ نعوذباللہ۔ نعوذباللہ۔ نعوذباللہ۔ نعوذباللہ۔ نعوذباللہ۔ نعوذباللہ۔ نعوذباللہ۔ نعوذباللہ۔)

میری پیاری قوم کے لوگو! ۔ اللہ تعالے نے قرآنِ مجید کی متعدد آیات میں۔ یہی ھدایت (کہ میرے بھیجے ہوؤں کو مان لینا) متعدد زاویوں اور حوالوں کے ساتھ بیان فرمائی ہوئی ھے۔ اللہ تعالے کے نزدیک۔ بنی نوعِ انسان کیلیئے یہ بات (کہ میرے بھیجے ہوؤں کو مان لینا) اتنی زیادہ اہمیت رکھتی ھے۔ کہ اللہ تعالے نے اپنے انبیاءسے بھی بہت تاکید کے ساتھ۔ اِسی بات کا پختہ عہد (میثاق النبیین) بھی لیا۔ شیطان نے ہمیشہ سے اِس ھدایت کی مخالفت کی ھے ۔ اور۔ ہمیشہ ہی قوموں کے علماء اور مذھبی راہنماؤں کو کسی نہ کسی بہانے (فریب) کے ذریعے قائل کرلیتا رھا کہ وُہ۔ نئے آنے والے رسولوں کا انکار (تکذیب) کردیں۔ نتیجہ یہ ھوا، کہ جب بھی کسی قوم کی طرف اللہ تعالے کا کوئی رسول آیا۔ تو اُس قوم نے اُس رسول کو ماننے سے انکار کردیا ۔ يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٣٠﴾ سورۃ یٰسین۔ آیت ۳۰

آپ سورۃ الحج کی آیت نمبر ۵۲ میں دیکھ چکے ہیں کہ شیطان، انبیا اور رسولوں کے دِلوں میں بھی اپنی طرف سے کچھ ڈال دیتا ھے۔ علماء کے دِلوں میں اپنے کچھ شیطانی خیالات (باطل نظریے) ڈالنا تو اُس کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں ھے ۔ چنانچہ، جِس جِس قرآنی آیت میں اللہ تعالے نے آئندہ آنے والے رسولوں کے آنے کے متعلق ارشاد فرمایا ھوا ھے۔ شیطان نے ہمارے علماء کے دِلوں میں اُن اُن آیاتِ الٰہی کے بارے میں کچھ ایسے فتور (فریب) ڈال دیے کہ۔ ہمارے علماء نے اُن آیات کے مفہوم (معانی) ھی تبدیل کردیے ۔ جیسے اِن دونوں آیات [(57:28) اور (7:35)] کے مفہوم اور معنوں کو ایسے انداز میں بیان کردیا کہ۔ اللہ تعالے کے واضح فرمان سے انحراف بھی جائز لگنے لگ جائے۔ اگرچہ اللہ تعالے نے بھی اپنی آیات کو ایسی اعلیٰ حکمت کے ساتھ بیان فرمایا ہوا ھے کہ جِس بھی آیت کے مفہوم یا معنوں کو سمجھنے میں۔ یا بیان کرنے میں کسی انسان سے غلطی ھو جائے، تو معمولی سا تدبر کرنے سے پتہ چل جاتا ھے کہ۔ میرے (ھمارے) ترجمہ کرنے یا سمجھنے میں لازماً کوئی غلطی ہوگئی ھے۔ قوموں کی بد قسمتی تب شروع ہوتی ھے، جب قوم کے علماء اللہ تعالے کی آیات پر تدبر کرنے کی بجائے۔ اپنے سے پہلے علماء کے ترجموں کی ۔ اندھا دھند ۔ نقل یا اتباع کرنے لگ جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ھوتا ھے کہ ایسی ایسی خلافِ عقل اور احمقانہ باتیں (نادانستگی میں) اللہ تعالے کے کلام کے طور پر پیش کردیتے ہیں، جیسے کہ (نعوذباللہ) اللہ تعالے کی عقل اور یادداشت میں۔ کچھ خرابیاں اور نقائص ہیں۔ (نعوذباللہ)

اللہ تعالے نے اِس آیت (57:28) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٨﴾ ۔ میں۔ محمد ﷺ کے بعد آنے والے رسولوں کی بات کی ھے۔ مگر ہمارے علماء نے نظریہ ختم نبوت کو بچانے کی کوشش میں۔ اللہ تعالے کی آیت کے معنی ایسے خلافِ عقل کردیے۔ کہ۔ اللہ تعالے کی عقل اور وقار پر سخت بہتان (الزام) لگادیے۔

اب آپ اللہ تعالے کی آیات کے مفہوم (معانی) ھی تبدیل کرنے کی ایک اور انتہائی خلافِ عقل مثال ملاحظہ فرمائیں!

اب میں آپ کے تدبر کرنے کے لئے جو مثال (حقیقت) آپ کے سامنے بیان کر رھاھوں۔ مجھے یقین ھے کہ۔ چاھے آپ کو عربی زبان کے الفاظ کے معنے نہ بھی آتے ھوں۔ پھر بھی ۔ اگر آپ سچائی، عقل اور فراست کے ساتھ توجہ فرمائیں گے تو۔ لازماً۔ آپ کو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ھو جائے گی ۔ (انشاءاللہ) ۔ غور فرمائیں!

مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ: والی آیات اور تین معروف ترجمے

Surah Ale-Imran Chapter 3: Verse 81

وَ إِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ
وَلَتَنصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨١﴾

ابوالاعلی مودودی [3:81]	محمد حسین نجفی [3:81]	جالندھری [3:81]
یاد کرو، اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ، "آج ہم نے تمہیں کتاب اور حکمت و دانش سے نوازا ہے، کل اگر کوئی دوسرا رسول تمہارے پاس اُسی تعلیم کی تصدیق کرتا ہوا آئے جو پہلے سے تمہارے پاس موجود ہے، تو تم کو اس پر ایمان لانا ہو گا اور اس کی مدد کرنی ہو گی" یہ ارشاد فرما کر اللہ نے پوچھا، "کیا تم اِس کا اقرار کرتے ہو اور اس پر میری طرف سے عہد کی بھاری ذمہ داری اٹھاتے ہو؟" اُنہوں نے کہا ہاں ہم اقرار کرتے ہیں اللہ نے فرمایا، "اچھا تو گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں	اور (یاد کرو) جب خدا نے تمام پیغمبروں سے یہ عہد و اقرار لیا تھا کہ میں نے جو تمہیں کتاب و حکمت عطا کی ہے۔ اس کے بعد جب تمہارے پاس ایک عظیم رسول آئے جو تمہارے پاس کی چیزوں (کتابوں) کی تصدیق کرنے والا ہو تو تم اس پر ضرور ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا ارشاد ہوا۔ کیا تم اقرار کرتے ہو؟ اور اس پر میرے عہد و پیمان کو قبول کرتے ہو اور یہ ذمہ داری اٹھاتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں ہم نے اقرار کیا۔ ارشاد ہوا۔ تم سب گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔	اور جب خدا نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور دانائی عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمھیں ضرور اس پر ایمان لانا ہو گا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہو گی اور (عہد لینے کے بعد) پوچھا کہ بھلا تم نے اقرار کیا اور اس اقرار پر میرا ذمہ لیا (یعنی مجھے ضامن ٹھہرایا) انہوں نے کہا (ہاں) ہم نے اقرار کیا (خدا نے) فرمایا کہ تم (اس عہد و پیمان کے) گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں

میرے پیارے بھائیو اور بہنو! اِن تینوں ترجموں میں آپ یہ تو دیکھ سکتے ہیں ۔ کہ اللہ تعالے کے نزدیک اللہ تعالے کے آئندہ آنے والے رسولوں پر ایمان لانا۔ اِتنا اھم معاملہ ھے کہ اپنے نبیوں سے ۔ کس قدر قوت کے ساتھ یہ معاھدہ کروایا ھے۔ پھر بھی اصرار کیا اور اپنے انبیاء کو فرمایا کہ اب تم اِس معاھدے (میثاق) کے گواہ بھی رہنا۔ اور میں (اللہ تبارک وتعالے) بھی تمہارے ساتھ ۔ اِس میثاق کا گواہ ہوں ۔ اِس آیتِ مبارکہ کے الفاظ اور انداز سے صاف ثابت ھے کہ ۔ اللہ تعالے کے نزدیک یہ میثاق اور یہ معاملہ ۔ بہت ہی اہم اور قابلِ تاکید ھے ۔ اللہ تعالے نے اِس آیت میں اِس اھم میثاق کی شرائط بھی بیان فرمادیں، یہ بھی بتلادیا کہ میثاق النبیین کیا ھے ۔ اور یہ کہ۔ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ ۔ اِس میثاق کا محور ھے۔

اِس مضمون میں آپ کے سامنے۔اِس آیت (3:81) کا صرف ایک اہم پہلو پیش کر رھاھوں۔ آپ کو توجہ کروانا چاہتا ہوں کہ آپ اِس بات کو ذھن سے سوچیں کہ ۔ بہر حال یہ عالیشان میثاق (معاھدہ) ہر ایک مخاطب نبیؑ سے یہ عہد لے رھاھے کہ وُہ نبیؑ اور اُس نبیؑ کی اُمت۔ آئندہ آنے والے رسولوں کو مان لیں گے۔ عقل اور صداقت سے دیکھیں تو ۔ اِس میثاق میں ایک طرف وُہ نبیؑ ھیں جن سے یہ میثاق لیا جائے۔اور دوسری طرف (معاھدے کا فریق ثانی) اللہ تعالے کی اپنی ذاتِ پاک ھے۔اِس معاھدے کے مطابق ۔ایک طرف ۔وُہ نبیؑ (اور اُنکی اُمّت) پابند ہیں کہ وُہ ۔اپنی قوم میں پہنچنے والے (آنے والے) ہر ایک رسول کو مان لیں ۔ تو دُوسری طرف، اللہ تعالے بھی اُنکی قوم میں (امّت میں) آئندہ۔کسی نہ کسی رسول کو بھیجنے (یا بھیجتے رھنے) کے ذمہ دار (پابندِ معاھدہ) ھو گئے ۔

اب مندجہ ذیل آیت کے اعلان (بیان، فرمان) پر تدبر فرمائیں۔ اللہ تعالے نے عین یہی معاھدہ (میثاق النبیین)۔حضرت محمد مصطفٰے ﷺ سے بھی لیا تھا ،اور پھر سے یہ بھی یاد دھانی کروائی تھی کہ یہ پکا اور گاڑھا میثاق ھے۔ ملاحظہ فرمائیں اور سوچیں!

Al-Ahzaab: Chapter 33: Verse 7

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنكَ وَمِن نُّوحٍ وَ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۖ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا ﴿٧﴾

ابوالاعلی مودودی [33:7]	احمد علی [33:7]	جالندہری [33:7]
اور (اے نبیؐ) یاد رکھو اُس عہد و پیمان کو جو ہم نے سب پیغمبروں سے لیا ہے، تم سے بھی اور نوحؑ اور ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ ابن مریم سے بھی سب سے ہم پختہ عہد لے چکے ہیں	اور جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور آپ سے اور نوح اور ابراھیم اور موسیٰ اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے بھی اور ان سے ہم نے پکا عہد لیا تھا	اور جب ہم نے پیغمبروں سے عہد لیا اور تم سے نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے۔ اور عہد بھی اُن سے پکّا لیا

میرے پیارے بھائی بہنو! اللہ تبارک و تعالے کا پاک کلام آپ کے سامنے ھے۔ اللہ تعالے نے کمال حکمت کے ساتھ میثاق النبین کی تشریح بیان فرمائی ھے۔ پھر یہ بیان فرمایا کہ محمد مصطفٰے ﷺ سے بھی یہی میثاق لیا تھا۔ دونوں متعلقہ آیات پر تدبر کرنے سے ثابت ھوتا ھے کہ اللہ تعالے نے محمد مصطفٰے ﷺ سے بھی (یعنی آپؐ کی اُمّت سے بھی) یہی عہد (میثاق) لیا تھا کہ۔ آئندہ آنے والے رسولوں کو مان لینا ۔ سوچیں ! اگر حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کے بعد۔ کبھی بھی۔ کوئی رسول نہیں آ سکتے تھے۔ تو کیا اللہ تعالے نے محمد مصطفٰے ﷺ سے (نعوذ باللہ) غلطی سے یہ پختہ عہد (میثاق النبین) لیا تھا ؟.... اللہ تعالے کی اِس آیت کے (33:7) کے الفاظ مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنكَ کی عالیشان ترتیب دیکھیں! کیسے مظبوط ،ناقابلِ تردید (ناقابلِ تحریف) الفاظ سے بیان فرمایا ھے کہ محمد مصطفٰے ﷺ سے بھی وُہی میثاق النبین لیا تھا جو میثاق کہ حضرت نوحؑ۔ حضرت ابراھیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سے بھی لیا تھا ۔ اور پورے قرآنِ مجید میں صرف ایک ھی میثاق النبین ھے۔

میثاق النبیین والی۔اِن دونوں آیات (آیت 3:81 اور آیت 33:7) سے بیّن ثبوت ملتا ھے کہ محمد مصطفٰے ﷺ کے بعد بھی ۔اور رسول آنے لازمی ھیں ۔وگرنہ۔اللہ تعالے نے۔محمد مصطفٰے ﷺ سے یہ میثاق ۔ہر گز نہیں لینا تھا ۔

اِس مضمون میں آپ کے سامنے اللہ تعالے کی آیات یہ دکھلانے (یاد کروانے) کے لئے پیش کی ہیں۔کہ اللہ تعالے نے ۔آئندہ رسولوں کے آنے کے بارے میں ۔قرآنِ مجید میں کیاھدایات (بیان، فرمان، احکام) فرمائی ہوئی ھیں۔امید ھے کہ میری قوم کے کئی صاحبِ بصیرت لوگوں کو واضح ہوجائے گا ۔کہ اِس مضمون میں بیان کی گئی چاروں آیات میں اللہ تعالے نے۔رسولوں کے آتے رھنے کی ھدایات بیان فرمائی ہیں ۔ ہماری قوم کے علماء نے خاتم النبیین کے معنی (مفہوم) اللہ تعالے کے فرمان سے متضاد (اُلٹ) سمجھ لئے، جِس وجہ سے اُنکا غلط معنی (مفہوم) ۔اللہ تعالے کی متعدد آیات سے ٹکراتا ھے ۔خاتم النبیین کا صحیح مفہوم اور معنی : دوسرے انبیاء کی نبوت پر تصدیق کرنے کی مہرِ لگانے والا ھے ۔

میثاق النبیین والی۔دونوں آیات (آیت 3:81 اور آیت 33:7) کے بیان کے آگے، شیطان کی مکاریاں بھی نہیں چل سکیں ۔اگرچہ شیطان نے بعض علماء کو فریب دے کر۔آیت (3:81) کی ایک بات یعنی (مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمۡ) کے معنے تبدیل کروائے ھیں ۔مگر پھر بھی ۔صداقت پسند علماء یہ ماننے پر مجبور ھیں کہ واقعی۔اِس میثاق میں۔آئندہ رسولوں کے آنے کی ھی بشارت (بات) ھے ۔ اور۔چونکہ محمد ﷺ سے بھی یہی میثاق لیا گیا ھے، لہذا۔ محمد ﷺ کے بعد بھی۔اِس میثاق کے مطابق کچھ رسول تو آنے چاہییں؟ انشاءاللہ تعالے ۔ میثاق النبیین والی۔دونوں آیات (آیت 3:81 اور آیت 33:7) کے متعلق، قرآنِ مجید کے حوالوں کے ساتھ ایک مضمون ۔عنقریب پیش کرونگا ۔انشاءاللہ ۔فی الحال۔ آپ مندرجہ ذیل ۔ایک غلط العام تشریح ے آگاہ ہوجائیں ۔اوراِن تمام آیات پر حتی الوسع تدبر (غور) فرمائیں۔

بعض علماء نے۔ نظریہ ختم نبوت کو بچانے کو تمنا میں۔آیت (3:81) کی ایسی تشریح (تفہیم) پیش کی ھے کہ گویا ۔گذشتہ انبیاء سے یہ میثاق اِس لئے لیا گیا تھا، تاکہ جب (ہزاروں سال بعد) حضرت محمد ﷺ مبعوث ھوں۔تو۔وُہ گذشتہ انبیاء اور اُن کی اُمتیں، محمد ﷺ کو مان لیں ۔ شاید اُن علماء کے ذھن میں یہ خیال نہیں رھاہو گا کہ اللہ تعالے تو۔صرف اور صرف اُس قوم کی ھی زبان میں رسول بھیجتے ہیں۔اور اُن کے اپنے لوگوں میں سے ہونا بھی ایک ضروری شرط ھے۔ ہمارے حضرت محمد ﷺ ۔اپنے سے پہلے گذرے ھوئے سارے نبیوں کی قوموں کی زبان نہیں بولتے تھے ۔ اور اپنے سے پہلے سارے نبیوں کی قوموں کے فرد بھی نہیں تھے۔پھر سب سے بڑی بات یہ ھے کہ آیت (3:81) میں صرف اُس رسول کی بات ہورھی ھے جو ثُمَّ جَآءَكُمۡ رَسُولٌ بھی ھو۔حضرت محمد مصطفٰے ﷺ اپنے سے پہلے انبیاء کی اُمتوں کے پاس نہیں گئے !

اللہ تعالے آپ پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائیں۔آمین ۔ آپکا قومی بھائی: محمدؐ اسلم چوھدری (صبغت اللہ)